بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہِ رَبِّ الْعالمین، وَالصَّلاۃ وَالسَّلامُ علی رسولِہِ الکَرِیم نبینا محمد وعلی آلہ واصْحَابہ اجْمَعِین وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاحْسَان اِلَی یَوْمِ الدِّیْنِ، امَّا بَعْدُ

غیبت

فَاعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم،،،،

یَا اَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیراً مِّنَ الظَّنِّ، اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضاً، اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَن یَّاکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْم (سورۂ الحجرات۱۲)

ہونٹ سی لینا ہی بہتر تھا کسی کا ورنہ
لب کشائی سے کئی نام اچھل سکتے تھے

عزت مآب صدر جلسہ، علماء کرام، عزیز رفقاء اور قابل قدر میری ماؤں اور بہنوں!

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے، یہ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں اور نوع انسانی کی مختلف اصناف اور طبقات کو ارتقاء کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اسلام سب کے لئے سکون، طمانیت اور کامرانی کی ضمانت دیتا ہے، نیز امن وسکون کو غارت کرنے والی چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ اسلامی معاشرہ کی نشو ونما اسی وقت ممکن ہے، جب اللہ رب العزت کے حدود کی پاسداری ہو اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کا احترام ہو۔

سورۂ حجرات کی بارہویں آیت میں اہل ایمان کو سوء ظن، تجسس اور غیبت سے اجتناب کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ غیبت ہے کیا چیز؟ آیئے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ انَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم قال اَتَدْرُون مَا الغیبۃ، قَالُوا اللّٰہ وَرَسُولُہ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ، قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِی اَخِی مَا اَقُوْلُ، قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَہُ وَاِن لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہُ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ صحابۂ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ کہا گیا اگر وہ چیزیں اس میں موجود ہوں تو؟ آپ ﷺ نے کہا کہ اگر وہ چیز اس کے اندر ہو تو تم نے غیبت کی اور اگر نہ ہو تو وہ تو بہتان ہوگا۔

غیبت کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے سامنے کسی کی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر کیا جائے جسے وہ برا سمجھے، اور اگر اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جائیں جو اس کے اندر موجود ہی نہیں ہیں تو وہ بہتان ہے لیکن بدقسمتی سے یہ دونوں ہی برائیاں عام ہیں، اللہ ان دونوں برائیوں سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

کسی مسلمان بھائی کی کسی کے سامنے برائی بیان کرنا یعنی غیبت کرنا ایسے ہی ہے جیسے مردار بھائی کو گوشت کھانا، بھلا کون ایسا ہوگا جو اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے غیبت سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اس سے نفرت دلائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يَّاكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوه (سورۃ الحجرات ۱۲) اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی۔

غیبت انتہائی قبیح اور ضرر رساں شی ء ہے، اس لئے کہ اس سے نہ صرف سماج اور معاشرہ میں انارکی اور نفرت پھیلتی ہے، بلکہ افتراق وانتشار کا بازار گرم ہوتا ہے۔ مسلمان کی کمی یا خامی کا ذکر کرنا چاہے وہ اس کے دین میں ہو یا دنیا میں، یا اس کے جسم یا اخلاق میں ہو، چاہے اس کے عیوب کو بیان کرے یا اس کے تصرفات کی نقل کرے جیسے کسی کے لمبے یا چھوٹے قد، اس کے سیاہ رنگ اور جسمانی نقص کا مذاق اڑانا نیز کسی کو فاسق وفاجر اور بدکردار کہنا یا کسی کو بے وقوف، کم عقل اور جاہل کہنا یا کسی کے حسب ونسب میں نقص نکالنا یا کسی شخص کی کسی نقل وحرکت اور لباس، غرض جس چیز سے بھی اس کا تعلق ہو اس کا کوئی عیب ایسا ذکر کرنا جس کا سننا اس کو ناگوار ہو خواہ اس کا اظہار زبان سے ہو یا آنکھ، ہاتھ اور سر کے اشارہ سے یا نقل اتاری جائے، یہ سب غیبت کے ضمن میں آتا ہے۔

غیبت کرنا جہاں گناہ ہے وہیں اس کا سننا بھی جرم ہے، مجلس میں جو حاضر ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس منکر کو روکیں اور جس بھائی کی غیبت کی گئی اس کی طرف سے دفاع کریں۔ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اخِيهِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقاً عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَن يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه احمد والترمذی) جس نے اپنے مسلم بھائی کے عزت وناموس کا دفاع کیا اللہ اس کے چہرے سے قیامت کے دن آگ کو ہٹائے گا۔

نیز ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ (رواہ مسلم) مسلمانوں کا خون، مال اور ان کی آبرو ایک دوسرے پر حرام کردی گئی ہے۔

آج ہماری سوسائٹی اور معاشرہ میں سب سے لذیذ اور مزیدار کوئی چیز اگر ہے تو وہ غیبت ہے، یہ شرعاً حرام ہے اس لئے کہ اس سے اہانت نفس اور آبروریزی ہوتی ہے۔ غیبت کو فاكهة المجالس (مجالس کا میوہ) کا نام دیا جاتا ہے۔ ہر طبقہ تقریباً اس میں ملوث ہے جب کہ حدیث میں سخت وعید آئی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
لَمَّا عُرِجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ (رواه احمد)

جب میں معراج کو گیا تو ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی برائی بیان کرتے تھے۔

غیبت کی قباحت کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے

ارشادفرمایا:من اکل لحم اخیه فی الدنیا قرب الیه یوم القیامة فیقال له کله میتاً کما اکلته حیاً(المعجم الوسیط)
جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا(غیبت کی) قیامت کے دن اس سے قریب کر کے کہا جائے گا اسے مردہ کھاؤ جس طرح زندہ کھایا تھا۔
رسول اکرم ﷺ کا یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے جب انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو پست قامت کہا: لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجْتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُزِجَ (رواہ الترمذی) تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس کا پانی تبدیل ہو جائے، غیبت کی ہولنا کی پر دلالت کرتا ہے۔

اسلام نے جہاں عزت وناموس کی مکمل حفاظت کی ہے وہیں ایسے لوگوں کو جو اپنی زبان کی حفاظت کرتے ہیں انہیں جنت کی ضمانت بھی دی ہے، نیز ایمان کی استقامت اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنے قلب ولسان کو درست رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:
لَا يَسْتَقِيمُ اِيمَانُ عَبْدٍ حَتّىٰ يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ (رواہ احمد)
کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک درستگی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو جائے اور وہ جنت میں جانے کا اس وقت تک مستحق نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی شرانگیزیوں سے خود کو محفوظ نہ سمجھے۔
حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی یہودی تھا، آپ اپنے بیٹوں سے پہلے اسے کھلاتے اور کپڑے پہناتے تھے۔ لوگوں نے یہودی سے کہا اپنا گھر بیچ دو۔ اس نے کہا میرے گھر کی قیمت دو ہزار ہے، ایک ہزار مکان کی اور ایک ہزار ابن المبارک کے پڑوس کی۔ (غم نہ کریں ۸۹)

غیبت کا نقصان یہ ہے کہ کہ غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی ہے اس کو دے دی جائیں گی اور اگر اس سے کمی پوری نہ ہوئی تو جس کی غیبت کی ہے اس کی برائیاں اس کی گردن میں لاد دی جائیں گی، جس کی وجہ سے غیبت کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ حدیث میں ایسے شخص کو مفلس سے تعبیر کیا گیا ہے۔
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّاتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذا وَقَذَفَ هٰذا وَاَكَلَ مَالَ هٰذا وَسَفَكَ دَمَ هٰذا وَضَرَبَ هٰذا فَيُعْطٰى هٰذا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فُنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ (مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، مفلس ہم میں وہ شخص ہے جس کے پاس نہ پیسہ ہو نہ سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ جیسے اعمال خیر کے ساتھ آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو ہر شخص کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر اگر ان کے مطالبات ادا ہونے سے قبل نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان پر ان کی برائیاں ڈال دی جائیں

گی، پھر اسے دوزخ میں ڈھکیل دیا جائے گا۔

غیبت کا تعلق انسان کی عزت وآبرو سے ہے، اللہ ایسے لوگوں کو معاف نہیں کرے گا جب تک کہ بندے خود معاف نہ کردیں یا ان کو ان کے حقوق نہ ادا کردئے جائیں، ایسے لوگوں کو جو ایک دوسرے کی عزت سے کھلواڑ کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اس دن کے آنے سے پہلے جس دن نہ دینار ہوگا نہ درہم اپنے معاملہ کو رفع دفع کرلیں۔ حدیث میں ہے:

مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَن لَا يَكُونَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْه بِقَدَرِ مَظْلَمَتِه وَاِن لَمْ يَكُن حَسَنَاتٌ اخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ (رواہ البخاری)

جس کسی نے اپنے بھائی پر اس کی آبرو کے سلسلہ میں کوئی ظلم کیا ہو یا اس کی کوئی اور شیء اس کے پاس ہو تو اسے چاہئے کہ آج ہی اس سے (معافی مانگ کر) رفع دفع کرلے، اس دن کے آنے سے قبل جب کہ نہ دینار ہوگا اور نہ درہم۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو حق تلفی کے بقدر اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

دین خیر خواہی اور نصیحت کا نام ہے لہذا بدعقیدہ، ظالم، فتنہ پرور، فحش کو عام کرنے والا، کھلم کھلا جرم کرنے والا نیز اس قبیل کے جتنے بھی لوگ ہیں ان کے حالات سے عام مسلمانوں کو باخبر کیا جائے تاکہ اس کے شر سے محفوظ رہا جاسکے البتہ ان پر حجت تمام کرلی جائے۔ اسی طرح معاملات، تجارت اور شادی وبیاہ وغیرہ میں بھی اس بات کا مکمل خیال رکھا جائے کہ بھولے بھالے مسلمان کسی شر پسند کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔

غیبت سے بچنے کے لئے قرآن واحادیث پر غور کیا جائے اور اس کی قباحت لوگوں کے سامنے بیان کی جائے، نیز محاضرات، مجلّات اور جرائد کے ذریعہ لوگوں کو غیبت کی اصلیت سے آگاہ کیا جائے۔

اللہ رب العزت پوری امت مسلمہ کو غیبت کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھے اور اعمال صالحہ کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، ثم آمین۔

عبدالرحمٰن عمری، ریاض

(arkahannan@gmail.com)

(0556014210)